علیگڑھ اسکیم 1939ء

پروفیسر سید ظفر الحسن

ڈاکٹر افضال حسین قادری

ترتیب و تحریر

محمد مشہود قاسمی

A Project of – https://murasla.pk

A project of https://murasla.pk

علیگڑھ اسکیم 1939ء

سلسلۂ مضامین قراردادِ لاہور 1940ء منزل بہ منزل

جناب مختار مسعود "آوازِ دوست" میں رقم طراز ہیں،

"چند سال بعد کیمبرج سے ایک تحریک اٹھی۔ اس کے ایک کارکن تعلیم ختم کرنے کے بعد علیگڑھ آ گئے۔ ان کا گھر ہمارے اسکول کے راستے میں تھا۔ ان کا ایک عزیز جو اب ان کا داماد اور ان دنوں ہمارا ہم سبق تھا، ان کے کچھ کاغذات اٹھا لایا۔ کچھ نقشے تھے جن پر سبز رنگ سے کئی نئے ملک دکھائے گئے تھے۔ تین نام مجھے اب بھی یاد ہیں۔ پاکستان، بانگِ اسلام اور عثمانستان۔ 1939ء میں علیگڑھ کے دو پروفیسروں نے ہندوستان کو تین حصوں میں تقسیم کرنے کی تجویز پیش کی۔ ایک تو وہی کیمبرج تحریک والے اور دوسرے شعبہ فلسفہ کے صدر۔ فلسفی پروفیسر کی شکل کچھ برنارڈ شا سے ملتی تھی اور کچھ ٹیگور سے۔ ان کی لمبی سفید داڑھی، چمکتی آنکھوں، بھاری اور رعب دار آواز نے فلسفے کے مضمون کے ساتھ مل انھیں ایک پراسرار شخصیت بنا دیا تھا۔ وہ دوپہر تک یونیورسٹی میں پڑھاتے اور سہ پہر سے مغرب تک اپنے لان میں مونڈھے پر بیٹھ کر مسلم ہند کے مسائل حل کیا کرتے۔ ان کا لان مجھے اپنے گھر سے بھی نظر آتا تھا۔ میں نے کئی بار ان کو ساتھیوں کے ہمراہ بیٹھے دیکھا اور دل میں سوچا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ گھر کے لان میں بیٹھ کر ہندوستان کو تقسیم کرا دیا جائے۔ اگلے ہی سال لاہور میں تقسیم ہند کی قرارداد منظور ہوئی۔ ان کے لان کی رونق میں اضافہ ہو گیا۔ اب وہاں کئی نئے مونڈھے لا کر رکھ دیئے گئے۔ ان پر ایک نئی نسل آکر بیٹھ گئی، ایک ٹوٹا ہوا مونڈھا میرے حصہ میں بھی آیا۔"

آوازِ دوست میں مذکور علیگڑھ کے یہ دو پروفیسر، ڈاکٹر افضال حسین قادری اور سید ظفر الحسن تھے۔ انہوں نے 1939ء کے ابتدائی ایام میں ایک پمفلٹ جاری کیا جس کا عنوان "The Problem of Indian Muslims and its Solution" تھا۔ اس میں تقسیمِ ہند کی وہی تجویز تھی جس کا تذکرہ مختار مسعود نے اپنی کتاب میں کیا۔ ڈاکٹر افضال حسین قادری نے 2 فروری 1939ء کو قائدِ اعظم کے نام ایک خط تحریر کیا جس میں اپنی اسکیم کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی اپنا جاری کردہ پمفلٹ بھی بھیجا اور قائدِ اعظم سے ملاقات کا وقت مانگا۔ قائدِ اعظم کی ہدایت پر پاکستان کا قومی پرچم ڈیزائین کرنے والے ڈاکٹر امیر الدین قدوائی "جدید سائنس" کے افضال قادری نمبر میں رقم طراز ہیں کہ،

"مارچ 1939ء میں محمود بھائی اور افضال بھائی نے یہ اسکیم (علیگڑھ اسکیم) میرٹھ میں مسٹر جناح کو سمجھائی اور انہوں نے مسلم لیگ کی مجلسِ عاملہ کے اجلاس بابت اپریل 1939ء میں اس کی تصریح کیلئے محمود بھائی، افضال بھائی اور مجھ کو بلایا۔ چنانچہ ہم نے بمبئی پہنچ کر یہ خدمت بھی انجام دی جسے قائدِ اعظم نے بہت پسند کیا۔ چنانچہ ایک سال تک پوری تیاری اور جدوجہد کے بعد، نہایت حسن وخوبی سے مارچ 1940ء میں پاکستان ریزولیشن قراردادِ مقاصد پیش کی جو متفقہ طور پر لاہور سیشن میں منظور ہو کر محورِ فکر وسعی بنا اور 1947ء میں صورت گہر پیدا ہوا۔"

A project of https://murasla.pk

ڈاکٹر افضال حسین قادری نے اپنا پہلا ڈاکٹریٹ 1936ء میں علیگڑھ یونیورسٹی سے Entomology میں کیا جہاں پہ وہ تدریس سے بھی وابستہ تھے، جبکہ دوسرا ڈاکٹریٹ انہوں نے 1938ء میں انگلستان میں کیمبرج یونیورسٹی سے کیا۔ کیمبرج میں انکی ملاقات چودھری رحمت علی سے ہوئی اور وہ انکی تنظیم "پاکستان نیشنل موومنٹ" سے وابستہ ہوگئے۔ چودھری رحمت علی نے ان کو قائل کیا تھا کہ وہ انڈیا واپس جانے کے بعد انکی تنظیم کے مقاصد کو آگے بڑھائیں گے۔ انگلستان سے واپسی پر وہ ایک طرف تو علیگڑھ یونیورسٹی کے پروفیسر کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے، دوسری طرف انہوں نے پروفیسر ظفر الحسن کے ساتھ مل کر اپنی مشہور علیگڑھ اسکیم جاری کی۔

ڈاکٹر افضال حسین قادری آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ وابستہ ہوگئے تھے اور تقسیم ہند تک انہوں نے مسلم لیگ کیلئے بہت سرگرمی سے کام انجام دیئے۔ انہوں نے اپنی علیگڑھ اسکیم کے اجرا کے بعد معذرت کا ایک خط چودھری رحمت علی کو بھیجا تھا، یہ خط اور کتابوں کے علاوہ ان کے صاحبزادے ڈاکٹر جمال قادری کے ناول "لے کے رہیں گے پاکستان" میں بھی شائع کیا گیا ہے۔ وہ تقسیم ہند کے منصوبہ کے علاوہ آل انڈیا مسلم لیگ کی خارجہ امور کمیٹی کے رکن بھی رہے اور قائدِ اعظم نے انہیں مسلم لیگ کی تعلیمی کمیٹی کا کنوینر بھی مقرر کیا۔ انہوں نے ایک بہت جامع تعلیمی پروگرام بنا کر قائدِ اعظم کو بھیجا تھا۔

سید ظفر الحسن 14 فروری 1885ء کو پیدا ہوئے۔ انہوں نے الہٰ آباد سے ایم اے اور ایل ایل بی کیا اور پھر پہلے جرمنی اور بعد ازاں آکسفورڈ سے فلاسفی میں ڈاکٹریٹ کیا۔ ان کا تھیسس ریئلزم بہت مقبول ہوا اور دیگر اسکالرز کے علاوہ علامہ اقبال نے بھی بہت پسند کیا۔ انہوں نے علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے علاوہ اسلامیہ کالج پشاور میں بھی تدریس کے فرائض انجام دیئے۔ وہ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی میں ڈیپارٹمنٹ آف فلاسفی کے چیئرمین اور فیکلٹی آف آرٹس کے ڈین بھی رہے۔

1945ء سے تقسیمِ ہند تک وہ علیگڑھ یونیورسٹی کے اعزازی پروفیسر رہے۔ 1947ء میں وہ لاہور منتقل ہوگئے جہاں انہوں نے "PHILOSOPHY - A Critique" نامی کتاب پر کام شروع کیا۔

ابھی کتاب کا ایک والیوم مکمل ہوا تھا کہ آپ 19 جون 1949ء کو اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ انہوں نے کئی تھیسس اور کتابیں لکھیں اور بہت سے اہم عہدوں پر تعینات رہے۔

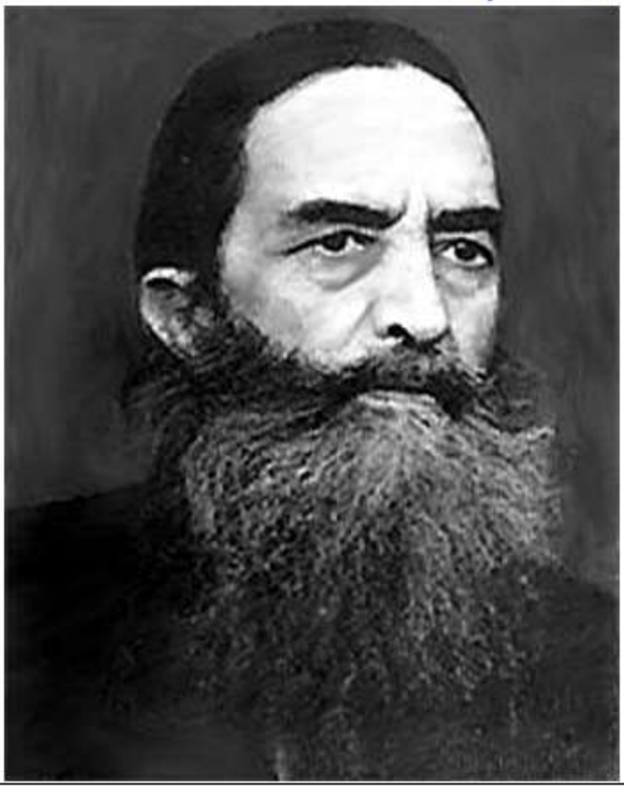

Works of Professor Syed Zafar Ul Hasan

- Descartes' Dualism, 1912
- Monismus Spinozas, 1922
- Realism (translated into Urdu), 1927
- Philosophy and Education, 1927
- Realism - An Attempt To Trace Its Origin And Development In Its Chief Representatives (Cambridge University Press, London, 1928)
- Philosophy and Its Advantages, 1931
- Realism is not Metaphysics, 1931
- The Problem, 1933
- Islamics, 1936
- Revelation and Apostle, 1937
- Message of Iqbal, 1938
- Philosophy of Religion
- Philosophy of Islam
- Philosophy of Kant
- PHILOSOPHY - A Critique (Institute of Islamic Culture, Lahore, 1988)

مجھے بہت تلاش کے بعد 30 ستمبر 1939ء کا شمارہ مل سکا جس میں علیگڑھ اسکیم کی تفصیلی خبر شائع ہوئی تھی، بمبئی کرانیکل کے 30 ستمبر 1939ء کے شمارہ کا عکس ہمارے مضمون کا حصہ ہے جس میں علیگڑھ اسکیم کی تفصیل شائع ہوئی۔ علیگڑھ اسکیم کی خصوصیات کا جائزہ لیا جائے تو کچھ اس طرح ہیں،

اسکیم کا مقصد ہندوستان کو "ہندو انڈیا" اور "مسلم انڈیا" میں تقسیم کرنا بتایا گیا تھا۔ جن اصولوں کی بنیاد پر یہ تجویز دی گئی تھی وہ کچھ یہ تھے،

- ہندوستان کے مسلمان نہ صرف ہندوؤں سے بلکہ دیگر غیر مسلم برادریوں سے بھی الگ شناخت رکھتے ہیں اور ایک علیحدہ قوم کا درجہ رکھتے ہیں۔
- ہندوستان کے مسلمانوں کا علیحدہ قومی مستقبل ہے اور دنیا کی بہتری کیلئے ان کی اپنی خدمات ہیں۔
- ہندوستان کے مسلمانوں کا مستقبل ہندوؤں، برطانیہ یا کسی بھی دوسری قوت کے تسلط سے آزادی میں مضمر ہے۔
- مسلمانوں کے اکثریتی صوبوں کو ایک ایسے ہندوستانی وفاق کا غلام نہیں بنایا جاسکتا جس میں ہندوؤں کی مرکز میں کثیر اکثریت ہو۔
- مسلم اقلیتی صوبوں میں مسلمانوں کو انکی مذہبی، ثقافتی اور سیاسی شناخت سے محروم نہیں رکھا جاسکتا اور انہیں مسلمانوں کے اکثریتی صوبوں کی مکمل اور مؤثر حمایت حاصل ہونی چاہیئے۔

علیگڑھ اسکیم کے تقسیم کے خاکے میں انڈیا کو متعدد آزاد اور مکمل طور پر خودمختار ریاستوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔

- پاکستان: پاکستان کیلئے تجویز کردہ صوبے اور ریاستیں یہ تھیں،
- پنجاب، شمال مغربی سرحدی صوبہ، سندھ، بلوچستان، جموں اینڈ کشمیر، مانڈی، چمبا، ساکٹ، سمین، کپور تھلہ، مالیر کوٹلہ، چترال، دیر، قلات، لوہارو، بیلاس پور، شملہ ہل اسٹیٹ اور بھاولپور وغیرہ
- بنگال: بنگال کو ایک خودمختار ریاست تجویز کرتے ہوئے اس بہار کا پومیا ڈسٹرکٹ اور آسام کا سلہٹ ڈویژن شامل کیا گیا تھا، جبکہ ہاوڑا اور مدنا پور ڈسٹرکٹ کو بنگال سے الگ کردیا گیا تھا۔
- حیدرآباد: ریاست حیدرآباد کو خودمختار مملکت تجویز کرتے ہوئے اس کی قدیم مقبوضات برار اور کرناٹک کو اس میں شامل رکھا گیا تھا۔
- ہندوستان: پاکستان، بنگال اور حیدرآباد کے کیلئے تجویز کردہ علاقوں کے علاوہ باقی ملک کو ہندوستان کے نام سے برقرار رکھا گیا تھا۔ ہندوستان میں دو نئے صوبوں کی تشکیل کی تجویز دی گئی تھی جس میں سے ایک دہلی صوبہ تھا جس میں دہلی کے علاوہ میرٹھ ڈویژن، روہیل کھنڈ ڈویژن اور ڈسٹرکٹ آف علیگڑھ (آگرہ ڈویژن) کو شامل کیا گیا تھا جس میں مسلمانوں کی آبادی 28 فیصد ہوتی۔ جبکہ دوسرا صوبہ مالابار تجویز کیا گیا تھا جس میں مالابار اور جنوبی کنارہ کا علاقہ شامل کیا گیا تھا جس میں مسلمانوں کی آبادی 27 فیصد ہوتی۔

علیگڑھ اسکیم پیش کرنے والوں نے مزید تجویز کیا تھا کہ پاکستان، بنگال اور ہندوستان کے نام سے وجود میں آنے والی ریاستیں ایک مشترکہ دفاعی اور جارحانہ اتحاد تشکیل دیں جس میں مندرجہ ذیل نکات شامل ہوں،

- باہمی طور پر ایک دوسرے کو تسلیم کرنا اور مراعات دینا
- پاکستان اور بنگال کو مسلم ریاستیں اور ہندوستان کو ہندو ریاست تسلیم کیا جانا اور ان کے باشندوں کو اختیار ہونا کہ وہ جب چاہیں ہجرت یا ترکِ سکونت کرسکیں۔
- ہندوستان میں مسلمانوں کو ایک اقلیتی قوم اور پاکستان اور بنگال میں آباد بڑی جماعت کا حصہ تسلیم کیا جانا۔
- ہندوستان میں مسلم اقلیت اور پاکستان اور بنگال میں غیر مسلم اقلیت کے پاس مندرجہ ذیل اختیارات ہونا،

ا۔ آبادی کے حساب سے نمائندگی

ب۔ مؤثر حفاظتی ضمانت کے ساتھ جداگانہ انتخابات کا حق

پ۔ جداگانہ انتخابات کا حق تینوں ریاستوں میں نمایاں اقلیتوں کو دیا جاسکتا ہے جن میں سکھ اور ذات پات سے الگ ہندو وغیرہ شامل ہوں۔

A project of https://murasla.pk

پروفیسروں کی اس اسکیم میں یہ بھی تجویز کیا گیا تھا کہ،

- ایک تسلیم شدہ مسلمان سیاسی تنظیم ہندوستان میں مسلمانوں کی واحد سرکاری نمائندہ کے طور پر ہو گی۔
- پاکستان، ہندوستان اور بنگال کی تین آزاد ریاستوں میں سے ہر ایک کو حکومتِ برطانیہ کے ساتھ یا تاجِ برطانیہ کے نمائندے کے ساتھ (اگر کوئی ہو) علیحدہ علیحدہ اتحاد کا معاہدہ تجویز کیا گیا تھا۔
- ایک مشترکہ ثالثی عدالت کا قیام بھی تجویز کیا گیا تھا جو ریاستوں کے باہمی تنازعات یا ریاست اور تاج برطانیہ کے اختلافات کا فیصلہ کر سکے۔

A project of https://murasla.pk

SALIENT FEATURES OF THE ALIGARH SCHEME PROPOSED BY SYED ZAFRUL HASAN AND MOHAMMAD AFZAL HUSSAIN QADRI IN 1939.

The scheme "aimed at the division of the country into Hindu India and Muslim India',' The principles on which it was based were as follows:

(1) The Muslims of India were a nation by themselves. They had a distinct national unity wholly different from the Hindus and other non-Muslims. Indeed, they were more different from the Hindus than the Sudeten Germans were from the Czechs,

(2) The Muslims of India had a separate national future and had to make their own contributions to the betterment of the world.

(3) The future of the Muslims of India lay in complete freedom from the domination of the Hindus, the British, or for the matter of that, any other people.

(4) The Muslim majority provinces could not be permitted to be enslaved into a single All India Federation with an overwhelming Hindu majority at the Centre,

(5) The Muslims in the minority provinces should not be allowed to be deprived of their separate religious, cultural and political identity and should be given full and effective support by the Muslim majority provinces.

The scheme envisaged the division of India into several wholly independent and sovereign states:

1. Pakistan comprising the Punjab, NWFP, Sind, Baluchistan and the States of Kashmir and Jammu, Mandi, Chamba, Saket, Sumin,Kapurthala, Malerkotla, Chitral, Dir, Kalat, Loharu, Bilaspur, Simla Hill State, and Bahawalpur etc.

Population - 3,92,74,244, Muslims - 2,36,97,538; 60.3 per cent

2. Bengal (excluding Howrah, and Midnapore districts), Pumea district (Bihar), Sylhet division (Assam): Population - 5,25,19,232, Muslims - 3,01,18,184; 57.0 per cent

3. Hindustan comprising the rest of India and Indian States (excluding Hyderabad, Pakistan, Bengal and the States included therein):

Population - 21,60,00,000, Muslims - 2,09,60,000; 9.7 per cent

4. Hyderabad comprising Hyderabad, Berar and Karnatak (Madras and Orissa): Population - 2,90,65,098, Muslims - 21,44,010; 7.4 per cent

(a) Delhi Province including Delhi, Meerut Division, Rohilkhand division and the district of Aligarh (Agra division)

Population - 1,26,60,000, Muslims - 35,20,000; 28.0 per cent

(b) Malabar Province consisting of Malabar and adjoining areas i.e. Malabar and South Kanara:

Population - 49,00,000, Muslims - 14,40,000;
27.0 per cent

The author of this scheme also desired that the three States of Pakistan, Bengal and Hindustan should enter into a defensive and offensive alliance on the following basis:-

1. Mutual recognition and reciprocity.

2. That Pakistan and Bengal be recognized as the homeland of Muslims and Hindustan as the homeland of Hindus to which they could migrate respectively if and when they wanted to.

3. In Hindustan the Muslims were to be recognized as a nation in minority and part of a larger nation inhabiting Pakistan and Bengal.

4. The Muslim minority in Hindustan and the non-Muslim minority in Pakistan and Bengal would have:

(i) representation according to population, and

(ii) separate electorates together with effective safeguards guaranteed by al] the three States.

(iii) separate representation according to population might be granted to all considerable minorities in the three states, e.g., Sikhs, non-caste Hindus, etc.

A project of https://murasla.pk

5. An accredited Muslim political organization would be the sole official representative body of the Muslims in Hindustan. Each of the three independent states of Pakistan, Hindustan and Bengal was to have separate treaties of alliance with Great Britain and separate Crown representation. There would be a joint court of arbitration to settle any dispute that might arise between the different states or between them and the Crown. Unlike the other schemes which treated Hyderabad also as one of the Indian states, it claimed for it a sovereign status.

واضح رہے کہ علیگڑھ اسکیم ان منتخب اسکیموں میں شامل تھی جو قراردادِلاہور کی تیاری میں مدِ نظر رکھی گئیں۔اس کے پیش کرنے والے افراد کو صلاح مشورے میں شامل رکھا گیا۔ڈاکٹر افضال حسین قادری کو قائدِ اعظم نے کئی اہم ذمہ داریاں دیں اور انکے ساتھ خط وکتابت کا سلسلہ جاری رہا جو ریکارڈ پر موجود ہیں۔پروفیسر ظفرالحسن اور ڈاکٹر افضال اس تعلیمی کمیٹی کے رکن تھے جو کانگریس کی واردھا اسکیم کے جواب میں قائدِ اعظم نے بنائی تھی۔

اس اسکیم کی تفصیلات پر ایک علیحدہ مضمون پوسٹ کیا جارہا ہے،

ڈاکٹر افضال حسین قادری اس کمیٹی کے کنوینر بھی تھے۔علیگڑھ اسکیم کے ایک اور رکن ڈاکٹر امیر الدین قدوائی کو قائدِ اعظم نے پاکستان کا قومی پرچم ڈیزائین کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی۔ڈاکٹر افضال حسین قادری قیامِ پاکستان تک ایک منجھے ہوئے سیاستدان بن چکے تھے مگر انہوں نے قائدِ اعظم کی خواہش پر سیاست کے بجائے تعلیم کے فروغ کی ذمہ داری سنبھالی اور اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد بھی بحیثیت اعزازی پروفیسر کے جامعہ کراچی کے ساتھ وابستہ رہے۔ڈاکٹر افضال کو انکی تعلیمی خدمات پر کئی اعزازات سے نوازا گیا، جبکہ مملکتِ پاکستان کی جانب سے انہیں گولڈ میڈل کے اعزاز سے بھی نوازا گیا۔

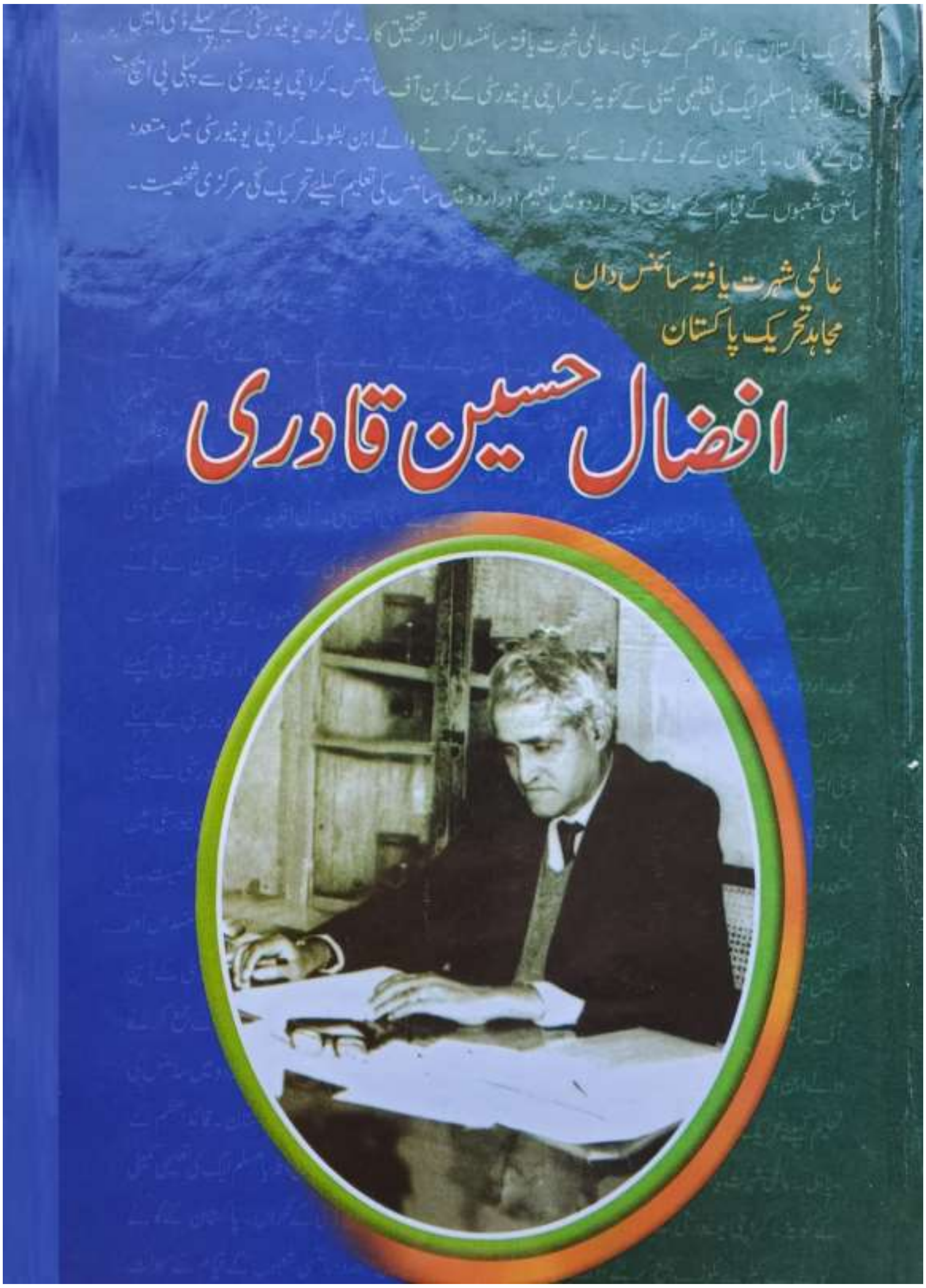

ڈاکٹر افضال حسین قادری کے صاحبزادے، ڈاکٹر جمال حسین قادری نے اپنے والد مرحوم کی جدوجہدِ آزادی پہ مبنی ایک سوانحی ناول "لے کے رہیں گے پاکستان" تحریر کیا ہے جسے پڑھتے ہوئے قاری اپنے آپ کو اس دور کا ایک حصہ تصور کرتا ہے۔ ڈاکٹر جمال اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ، "میں نے یہ ناول جس نسل کیلئے لکھا ہے وہ پاکستان کے مستقبل کی معمار ہو گی۔ میرا ایمان ہے کہ پاکستان برحق ہے اور یہ ہی ہندوستان کے مسلمانوں کی فلاح کا آزادی کے وقت واحد حل بچا تھا۔"

چودھری رحمت علی والے مضمون میں میں نے خالدہ ادیب خانم کی کتاب سے جس پاکستان نامی مضمون کا حوالہ دیا، ڈاکٹر جمال نے اپنی کتاب میں انکشاف کیا کہ وہ

A project of https://murasla.pk

مضمون ڈاکٹر افضال حسین قادری کی کاوشوں سے خالدہ ادیب خانم کی کتاب کا حصہ بن پایا تھا۔ اس فائل میں ڈاکٹر افضال حسین قادری کا وہ خط بھی شامل کیا جارہا ہے جو انہوں نے چودھری رحمت علی کو تحریر کیا تھا۔

قائد اعظم اور علی گڑھ یونیورسٹی کے دوسرے اکابرین کے ساتھ ڈاکٹر افضال قادری مرحوم دائیں سے تیسرے

A project of https://murasla.pk

رحمت علی کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قائدِ ملت ! السلام علیکم

الحمد اللہ کہ آپ نے میرے ان فرائض کی بجا آوری کے سلسلے میں میری کوششوں کو پسندیدگی کی نظروں سے دیکھا۔ جو جون ۱۹۳۲ء میں انگلستان سے میری واپسی کے موقع پر آپ نے بحیثیت بانی تحریک ملت پاکستان (پاکستان نیشنل موومنٹ) مجھے تفویض کیے تھے اور جو مادرِ وطن سے متعلق تھے اور جن میں پاکستان کے تعلق سے ہندوستان میں ملت اسلامیہ سے متعلق تحریک کے مقاصد اعلیٰ کی تبلیغ اور تشہیر کو ایک نمایاں حیثیت حاصل تھی۔

چنانچہ برصغیر ہند کے بدلتے ہوئے حالات میں ان فرائض کی بجا آوری کے لئے مجھے وقتاً فوقتاً اپنے نام سے اور اپنے دیگر احباب کی شرکت میں بے شمار بیانات جاری کرنے پڑے میرا خیال ہے کہ حق گوئی اور بیباکی کا تقاضا ہی یہ ہے کہ میں ملت، تاریخ اور ساری دنیا کے سامنے اعتراف کر لوں کہ اب تک ملت سے خطاب کرتے ہوئے جتنی بھی تقریریں میں نے پیش کی ہیں اور بیانات جاری کئے ہیں وہ بلحاظ فکر و بلحاظ تصور انہیں کے مقصد اور انہی متن سے معمور تھیں اور آپ کے ایک ترجمان کی حیثیت سے میں نے یہ بیانات دیئے تھے اور تقریریں کی تھیں۔ مزید برآں وہ سب کے سب بیانات اور تقریریں کلی طور پر آپ کے اسی اعلیٰ اور عمیق ذہن کی تخلیقات کی تھیں جو آغاز تحریک ہی سے آپ کی اپنی ہیں اور آپ ہی کی فکر کا نتیجہ ہیں اور جن سے میں اور میرے ساتھ برادرم عبدالصمد خان، محبوب حیدر خان، عبدالمعیض خان، اختر جاوید خان، محمد محمود احمد اور محمد ذکی الدین نے آپ سے تعلق اور ربط اور ضبط کے ذریعہ ہمیشہ استفادہ کیا۔ علاوہ ازیں میری روانگی کے وقت آپ نے ان باتوں سے کلی طور پر نہ صرف مجھے آگاہ فرما دیا تھا بلکہ یہ چیز بھی مجھے تفویض فرمادی تھی کہ میں ان تجویز کو غور کے لئے مشتہر کردوں اور انہیں شائع کردوں جن پر آپ کی اس کتاب کی بنیاد

A project of https://murasla.pk

رکھی گئی ہے جسے آپ میرے دوران قیام انگلستان لکھنے میں معروف تھے جو انشاء اللہ عنقریب شائع ہونے والی ہے اور ملت کی رہنمائی کے لئے ایک یادگار کارنامہ قرار پائے گی۔

اور اسی کے ساتھ ساتھ میں ہر اس چیز کے لئے معذرت کی درخواست بھی آپ سے کرنا چاہتا ہوں جو میری تحریک پر میری تقریر میں ان فرائض سے کوتاہی کی غماز ہوں جو مجھے سپرد کئے گئے تھے۔ اس قسم کی تمام کوتاہیوں اور سہو کی ساری ذمہ داری مجھ پر اپنی نااہلیت کی بنا پر اور میرے رفقائے کار پر عائد ہوتی ہے۔

آپ غالباً اس معذرت کو بے موقع اور بے محل قرار دیں گے لیکن یہ حد ضروری ہو چکی ہے بالخصوص اس کتابچہ کی اشاعت کے بعد جو ۱۴ اگست سنہ ۱۹۳۹ء کو شائع ہوا۔ اور جس کا عنوان تھا "دی پرابلم آف انڈین مسلمس اینڈ اٹس سالیوشنز" (ہندی مسلمانوں کے مسئلہ اور اس کا حل) اس لئے اس کتابچہ کی اشاعت بہت ممکن ہے کہ کچھ غلط فہمی پیدا کر دے۔ لہٰذا حق و صداقت اور فلاح ایمان کی اور خدشات و شبہات کو دور کرنے کے خیال سے میں یہ بات بہت ضروری سمجھتا ہوں کہ ان سطور کو آپ کی خدمت میں کچھ اس طرح پیش کر دوں کہ کوئی شخص نہ اب اور نہ مستقبل میں اس وہم میں مبتلا ہو سکے کہ اس کتابچہ کی اشاعت و اجراء کسی طور بھی میں نے اپنی ذاتی حیثیت میں کیا ھے۔ یا یہ کہ اس کے متن کا خالق میں ہوں۔ زیادہ حد ادب۔

والسلام

آپ کا مخلص بھائی اور خادم پاکستان نیشنل موومنٹ (تحریک ملت پاکستان)

دستخط (محمد افضال حسین قادری)

A project of https://murasla.pk

Saturday, September 30, 1939 THE BOMBAY CHRONICLE

Solving Indian Muslim Problem!

SEPARATE "PAKISTAN & "HINDUSTAN"

Aligarh Muslim Leaguers' Scheme

Yet another scheme for the re-partition of India has been produced. It has been prepared by two professors of the Alibarh University, Prof. Syed Zafarul Hassan and Dr. Mahomed Afzal Husain Qadri. The following are extracts from this scheme:

We beg to place before you our proposals about the problem of Indian Muslims and its solution. It is needless to assure you that they are the outcome of our most earnest efforts and extremely serious deliberations lasting over a number of years.

DANGER OF FEDERATION

Without the shadow of a doubt the All-India Federation will, within the space of a generation, bring about total annihilation of the specific Islamic outlook, culture and language and will mould the Muslims after the will of the Hindus. Unequivocal signs of this are making themselves felt in the Muslims Mass-contact programme of the Indian National Congress a swell as the various educational schemes, like the Vidya Mandir and the Wardha schemes, the drive for Hindi and other urban and rural movements recently inaugurated under the auspices of that nationally-minded (sic.) body.

Therefore, it is absolutely obligatory on us, the Muslims that we must do our utmost to save our national identity in India and safeguard our interests. We must win independence and equality for Muslims and should in no case acquiesce in their subjugation, whether planned by Hindus or the British.

In order to save the Muslim Nation in India we have to demand re-partition of India on the only fundamental and valid principle of division "viz"., Nationality and to get India divided into Muslim India and Hindu India; further, we must do all we can to safeguard the interests of our nationals living in Hindu India. On this principle British India must be divided into three wholly independent and sovereign states.

1. North-West India, includi[illegible] the Punjab, the N.-W. F. Prov[illegible] Sindh, and Baluchistan;

2. Bengal, including the adjacent district of Purnea (Bihar) and the Sylhet Division (Assam), but excluding the south-western districts of Howrah and Midnapore (Burdwan) and the north-western district of Darjeeling; and

3. Hindustan, comprehending the rest of British India. Inside Hindustan there must be formed two new autonomous provinces:

(a). Delhi Province, including Delhi, Meerut Division, Rohilkhand Division and the district of Aligarh (Agra division), and

(b). Malabar Province consisting of Malabar and adjoining areas on the Malabar Coast.

Further, all the Towns of India with a population of 50,000 or more shall have the status of a Borough or Free City.

Also, in Hindustan Muslims in villages shall have to live together in considerable numbers.

The Indian States: The Indian States inside the boundaries of any of the above three proposed States or exclusively on the frontier of one of them, ought to be attached to that State.

Those bordering on more than one of the three States should have the option of joining any of the adjoining States.

Hyderabad with its old dominions Berar and Karnatik to be a sovereign State.

PAKISTAN.

North-western India will include several States, e.g., Qalat, Jammu and Kashmir, Bahawalpur, Khairpur, Patiala, Jhind, Nabha Kapurthala, Malerkotla, Faridkot, and the Simla Hill States. With the inclusion of Kashmir it may well be called "Pakistan" as it has been for some years past.

The Pakistan Federation will be a Muslim State. It will include about 25 millions of Muslims i.e., more than 60 per cent. of the total population. It is a self-sufficient unit on the basis of geographical, economical and political considerations. The realization of this federation will open a new and living future for the Muslims [illegible] and will have a far-[illegible]ffect on the whole of [illegible]ic world. The Pakistan w[illegible] the north-western wing of [illegible] India.

Th[illegible]dus and Sikhs are the two [illegible]-Muslim minorities in Pakistan. They will have the same cultural, religious and political safeguards granted to them as the Muslims will have in Hindustan. It will be of greater advantage for the Sikhs to be in this State than in All-India Federation as envisaged by the Government of India Act of 1935, for they will be relatively in much larger proportion in their Province and in the Centre.

The claim of Pakistan to form a separate federation cannot be challenged by any one or any reasonable ground; and if not conceded the Muslims of these provinces will leave no stone unturned and will carry on the struggle by all means at their disposal until their goal is achieved.

BENGAL

The new Bengal will again be a Muslim State. It will contain more than 30 million Muslims, i.e., 57 per cent of the whole population. New Bengal can be entirely self-sufficient on account of its natural wealth and agricultural richness. It will be equal to France in area as well as in population. Because of having no component provinces, it will be no Federation. However, it will be a Sovereign State, having a status analogous to Burma, and will be the eastern wing of Muslim-India.

A 'HINDU' STATE

Hindustan will be a Hindu State. It will have a population of 245 millions. It will include about 23 million Muslims, forming a minority of 10 per cent. It is our duty to safeguard their interests politically as far as it is at present possible. We must consequently insist on the formation of two new provinces inside Hindustan, one in the North and the other in the South, viz., Delhi and Malabar respectively.

In the newly constituted province of Delhi there will be more than 3.5 millions of Muslims, forming about 28 per cent. of the total population. Indeed they will still be a minority. However they will be such an important minority as cannot easily be swept aside by the Hindu majority. Being highly cultured and educated as the Muslims of these parts are, and having their boundaries close to the Muslim Federation of Pakistan, they will be in a much stronger position to guard their interests than otherwise. Aligarh, the centre of Muslim education, must be included in this province, for we cannot afford to leave it unprotected inside the remaining

portion of the U. P. which will be overwhelmingly Hindu.

The Malabar province will comprise the southern part of Madras presidency especially that lying adjacent to Malabar Coast. This part is well populated by Muslims. There are about 1.4 million Muslims in it, forming 27 per cent. of the total population. They have large trading interests in this province and possess an eminent cultural position. Moreover, they are a virile race and being such an important minority can look after their interests far better than they can at present.

In Hindustan the Muslims largely live in cities and in considerable numbers. We cannot afford to leave them entirely at the mercy of the Hindu Government. Therefore, it is necessary to protect their interests. Left to themselv they can fight their own battle in those towns. All that can be done for them at present is to eliminate the undue interference of the provincial and central Hindu Governments. This can well be done by giving the status of Free Cities or Boroughs to large towns of a population of 50,000 and more. They shall have their own police and magistracy. and they may have powers to legislate and execute on local matters to a large extent. In this way the interests of about 1.25 millions of Muslims of Hindustan can be protected.

The Muslims in the rural area of Hindustan must be persuaded not to remain scattered in negligible minorities, as they do at present, in villages. They must be induced to aggregate in villages with a preponderant Muslim population. In this way alone can their cultural as well as economical interests be protected. A number of useful and constructive programmes for social, educational and economical improvement may at once be launched in rural areas of Hindustan for the sake of this object as well as for the immediate amelioration of the conditions of Muslims residing therein.

ALLIANCE

The aforementioned three states Pakistan, Bengal and Hindustan enter into a defensive and offensive alliance on the following bases:—

1. Mutual recognition and reciprocity.
2. That Pakistan and Bengal be recognized as the homeland of Muslims and Hindustan as the homeland of Hindus to which they can migrate respectively, if and when they want to do so.
3. In Hindustan the Muslims are to be recognised as a nation [...] Bengal.
4. The Muslim minority in Hindustan and non-Muslim minority in Pakistan and Bengal will have (i) representation according to population, and (ii) separate electorate and representations at every stage, together with effective religious, cultural and political safeguards guaranteed by all the three States.
5. An accredited Muslim political organisation will be the sole official representative body of the Muslims in Hindustan.

Each of these three independent states, Pakistan, Hindustan and Bengal will have separate treaties of alliance with Great Britain and separate Crown Representatives. if any They will have a joint court of Arbitration to settle any dispute that may arise between themselves or between them and the Crown.

Hyderabad commands a position which is exclusively its own amongst Indian States. It is even now recognised as an ally by the British Government, and its Ruler addressed by the distinctive title of His Exalted Highness. In truth it is a sovereign State by treaties. Berar and Karnatak were taken from it by the British for administrative reasons. Now, when the British are giving the control of India to its rightful owners, they must return to Hyderabad its territories, and recognise Hyderabad expressly as a sovereign State. at least as sovereign as Nepal. Karnatak will restore a sea-coast to Hyderabad and Hyderabad will naturally become the southern wing of Muslim India.

The scheme is endorsed by some of professors of Aligarh University who write:—

We have carefully considered the "Aligarh Scheme" as drafted by Professor Dr. Syed Zafarul Husan and Dr. Afzal Husain Qadri. and fully discussed it with them in principle and in detail. We are convinced that it offers the right outline on which the future India must be reconstituted. It goes to satisfy as much the just claims of the two nations inhabiting India, viz., Muslims and Hindus, as seems to be apparently possible.

The Aligarh scheme gives complete independence to 25 million Muslims in the north-west, and to 30 million Muslims in the east; while it provides semi-independence to 5 million Muslims in Malabar and around Delhi. Moreover. it procures respectable existence in Hindustan for about 13 lakhs of Muslims living in smaller towns. And for the remaining 22 million Muslims living in smaller towns and villages of Hindustan, the Scheme urges reasonable rights and safeguards, which are calculated to make their existence safe inside the ocean of Hindu population.

Now when the question of the constitution of India is most likely to be reopened the time is propitious for a new Scheme. It appears as if Providence has in His mercy offered an opportunity to Muslims of India to launch a reasonable plan of political partition—Political Partition which is the only solution of their problem it is our bounden duty to fight for it to a man.

The Aligarh Scheme seems to us to present the best solution of the problem, and we offer ourselves as the whole hearted supporters of it.

Amiruddin Kedwaii, Hony. Secretary, All-India Muslim Conference, Umar Uddin, Zafar Ahmad Sidiqui, Masud Makhdum, Dr. Jaki Uddin, Dr. Burhan Ahmed Faruki, Jamil-uddin Ahmad, Muddassir Ali Shamsee.

THE KEY TO HEALTH

When considering your child's health, do you realise how many different problems Virol helps you to solve all at once? It is like a Master Key that fits different locks.

For Virol opens the doors to stamina and growth and resistance to disease. While building up bone and muscle, it enriches the blood, thus fortifying the whole system.

Start building your child's future today.

GIVE YOUR CHILD A VIROL CONSTITUTION

"... and for intimate personal use, Doctor?"

Many women suffer needless discomfort and mental distress in connection with personal hygiene. Safeguard against this by making a habit of using 'Dettol' for bathing, personal cleansing, and douching when advised.

Write for a free booklet on this subject, post free from Atlantis (East) Limited, 30/1 Chetla Road, Calcutta.

'DETTOL'

علی گڑھ اسکیم

قائد اعظم کے برابر میں ڈاکٹر افضال حسین قادری دائیں سے تیسرے

۱۹۳۹ء میں سید ظفر الحسن اور ڈاکٹر محمد افضال حسین قادری صاحب نے جو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے اساتذہ تھے ایک اسکیم شائع کی جس کا عنوان تھا

THE PROBLEMS OF INDIAN' MUSLIMS AND ITS SOLUTIONS

یہ اسکیم جو عام طور پر علیگڑھ اسکیم کے نام سے یاد کی جاتی ہے ہندوستان کی تقسیم کے لئے تجویز کی گئی تھی۔ فاضل پروفیسر صاحبان نے واضح طور پر یہ بات کہی تھی کہ ہندوستان کے مسلمان بذات خود ایک قوم ہیں اور انھوں نے ہندوستان کی دوبارہ تقسیم "مسلم ہند اور ہندو ہند" میں کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کا پورا متن مندرجہ ذیل ہے :

"اپنے سماجی اور سیاسی مسائل کے ایک واضح تصور کے ساتھ اور ہندستان میں اسلام کے مستقبل کے بارے میں کامل اعتماد اور غیر متزلزل یقین کے ساتھ ہم ذیل میں ہندوستان کے مسلمانوں

A project of https://murasla.pk

اور مسلمانوں کو دعوت فکر دینے کے لئے ایک اسکیم پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں لیکن اس سے قبل کہ ہم اس کو بیان کریں، ہم یہ ضروری لازم ہے کہ ہم ان اصولوں کی تشریح کر دیں جو اس اسکیم کی بنیاد ہیں۔ ہم اس بات کے اظہار کرتے ہیں کہ ہم ہندوستانی مسلمانوں کو ان اصولوں پر مبنی مطالبات کے سامنے قائم رہنا چاہئے ہم زور دینا چاہیئے، یعنی کہ ان پر:

(۱) کہ ہندوستان کے مسلمان بذات ایک قوم ہیں۔ ان کی ایک نمایاں قومی انفرادیت ہے جو ہندوؤں سے اور دیگر غیر مسلم گروہوں سے قطعاً مختلف ہیں جیسے کہ سوڈیٹن، جرمن چیکوسلواکیہ کے لوگوں سے مختلف تھے۔

(۲) کہ ہندوستان کے مسلمانوں کا ایک علیحدہ قومی مستقبل ہے اور عالمی فلاح و بہبود کے لئے ان کا اپنا قطعی جداگانہ طرز کا حصہ۔

(۳) کہ مسلمانان ہند کے مستقبل کا راز ہندوؤں، اہل برطانیہ اور اس معاہدہ کی حد تک اور کوئی دوسری قوم کے تسلط اور غلبہ سے آزادی اور نجات میں مضمر ہے۔

(۴) کہ مسلم اکثریتی صوبوں کو ایک ایسے کل ہند وفاق کی غلامی میں جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی جس کے مرکز میں بے پناہ ہندو اکثریت کا غلبہ ہو۔ اور

(۵) یہ کہ اقلیتی صوبوں میں مسلمانوں کو ان کے جداگانہ مذہبی ثقافتی اور سیاسی وجود سے محروم رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اور یہ کہ مسلم اکثریتی صوبوں میں مسلمانوں کو ان کے جداگانہ مذہبی، ثقافتی اور سیاسی وجود سے محروم رکھنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور یہ کہ مسلم اکثریتی صوبوں کی طرف سے انہیں پورا پورا اور مؤثر تعاون و امداد ملنی چاہیئے۔

اب ہندوستان میں مسلم قوم کو بچانے کے لئے اور اسکی حفاظت کے لئے ہمیں تقسیم کے بنیادی اور جائز اصولوں پر از سر نو کی دوبارہ تقسیم یا حد بندی کا مطالبہ کرنا ہے۔ یعنی قومیت کی بنیاد پر اور ہندوستان کو ہندو ہندوستان اور مسلم ہندوستان میں منقسم کرنا ہوگا۔ مزید برآں ہندوستان میں جو ہمارے ملک کے باشندے اور مسلم قوم رہتے ہوں اس کے مفادات کو ہمیں انکا تحفظ کرنا چاہیئے اس اصول کی بنیاد پر برطانوی ہند کو تین مکمل طور پر آزاد اور خود مختار ریاستوں میں تقسیم کرنا چاہئے

(۱) شمال مغربی ہند، بشمول پنجاب، شمال مغربی صوبہ سرحد، سندھ اور بلوچستان۔

(۲) بنگال بشمول ملحقہ ضلع پورنیا (بہار) اور سلہٹ ڈویژن (آسام) لیکن با اخراج جنوب مغربی اضلاع باڑہ اور مدناپور (بردوان) اور شمال مغربی ضلع دارجلنگ اور

(۳) ہندوستان جس میں سارا برطانوی ہند شامل ہے ہندوستان کے حدود میں دو نئے خود مختار صوبے بھی تشکیل دیئے جانے ضروری ہیں۔

(الف) صوبہ دہلی، بشمول میرٹھ ڈویژن، روہیلکھنڈ ڈویژن اور ضلع علیگڑھ (آگرہ ڈویژن) اور

(ب) صوبہ مالابار جو مالابار ساحل، مالابار اور ملحقہ علاقوں پر مشتمل ہو۔

مزید برآں ہندوستان کے پچاس ہزار یا اس سے زیادہ آبادی والے شہروں کو "برو" (BORONGA) یا آزاد شہر کی حیثیت یا رتبہ حاصل ہونا چاہیئے۔ اور پھر ہندوستان میں دیہاتوں کے اندر مسلمانوں کو ایک معتدبہ تعداد میں ملکر رہنا چاہیئے۔ ہندوستانی ریاستیں، ہندوستانی یا دیسی ریاستیں جو مذکورہ بالا بجز نہ ریاستوں میں سے کسی ایک بھی ریاست کے حدود میں ہوں

A project of https://murasla.pk

بااں میں سے کسی ریاست کی سرحدوں پر واقع ہوں اس ریاست سے ان کا الحاق ضروری ہے۔ اور وہ ریاستیں جن کے حدود ایک سے زیادہ مجوزہ ریاستوں کے حدود سے متصل ہوں کسی بھی ملحقہ ریاست سے الحاق کی انھیں اجازت ہوگی۔

البتہ حیدر آباد اپنی قدیم مقبوضات برار اور کرناٹک کے ساتھ ایک خود مختار اور آزاد ریاست ہوگی شمال مغربی ہند میں بے شمار دیسی ریاستیں مثلاً قلات جموں اور کشمیر، بھاولپور، خیرپور پٹیالہ، جیند، نابھ، کپورتھلہ، مالیرکوٹلہ، فریدکوٹ اور شملے کی پہاڑی ریاستیں شامل ہوں گی۔ کشمیر کو شامل کرکے یہ بخوبی پاکستان کہلایا جا سکتا ہے جس طرح کہ چند سال قبل یہ رہ چکا ہے۔

پاکستانی وفاق ایک مسلم ریاست ہوگا۔ اس میں تقریباً ڈھائی (۲۱) کروڑ مسلمان شامل ہوں گے یعنی مجموعی آبادی کا ۶۰ فیصدی سے زیادہ حصہ۔ یہ ایک جغرافیائی، معاشی اور سیاسی تقاضوں کی بنیاد پر خود کفیل وحدت ہے۔ اس وفاق کی تشکیل ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے ایک جاندار مستقبل کا باب کھول دے گی اور سارے عالم اسلام کے لئے ایک بے حد دور رس اثر کا باعث بنیں گی۔ پاکستان مسلم ہند کے شمال مغربی بازو کا کام دے گا۔

پاکستان میں ہندو اور سکھ دو غیر مسلم اقلیتیں ہیں۔ انھیں بعینہ وہی ثقافتی، مذہبی اور سیاسی تحفظات حاصل ہوں گے جو ہندوستان میں مسلمانوں کو عطا کئے گئے ہیں سکھوں کے بہتر مفاد میں یہ ہے کہ وہ بجائے اس کل ہند وفاق میں رہنے کے جو حکومت ہند کے قانون ۱۹۳۵ء کے ذریعہ تشکیل دیا جائے گا۔ اس ریاست میں رہیں اس لئے کہ وہ اپنے صوبے میں اور مرکز میں نسبتاً ایک بڑے تناسب میں ہوں گے۔

بنگال بھی ایک مسلم ریاست ہوگا۔ اس میں تین کروڑ سے زائد مسلمان ہوں گے یعنی یہ کہ کل آبادی کا ۵۷ فیصدی۔ بنگال اپنی قدرتی دولت اور زرعی وسائل کی بہتات کی وجہ سے کلیتہً خودکفیل ہو سکتا ہے۔ وہ بلحاظ رقبہ و آبادی فرانس کے مماثل ہوگا۔ جزوی صوبوں پر مشتمل نہ ہونے کے باعث وہ کوئی وفاق نہ ہوگا۔ مگر بہرحال وہ ایک خود مختار ریاست ہوگا۔ جس کی بہ حیثیت مماثل حیثیت ہوگی اور مسلم ہند کا مشرقی بازو ہوگا۔

ہندوستان ایک ہندو ریاست ہوگی۔ اسکی آبادی کوئی ۲۴ ۱/۲ کروڑ ہوگی۔ اس میں کوئی دو کروڑ ۳۰ لاکھ مسلمان شامل ہوں گے جو کہ دس فیصدی اقلیت کی صورت اختیار کرلے گی یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم بحالت موجودہ حتی الامکان ان کے سیاسی مفادات کا تحفظ کریں۔ ہمیں بالآخر نتیجتہً ہندوستان میں دو نئے صوبوں کی تشکیل پر زور دینا چاہیئے۔ ایک شمال میں دوسرا جنوب میں۔ یعنی۔ دہلی اور مالابار علی الترتیب ہیں۔

نئے تشکیل شدہ صوبہ دہلی میں ۳۰ ــ ۳۵ لاکھ سے زائد مسلمان ہوں گے جو کل آبادی کا ۲۸ فیصدی ہوں گے۔ بلاشبہ وہ اس کے باوجود بھی اقلیت ہی رہیں گے ــ لیکن بہرحال وہ ایک ایسی اہم اقلیت کی حیثیت کے حامل ہوں گے کہ ہندو اکثریت انھیں آسانی سے نظر انداز نہ کر سکے گی۔ ان علاقوں کے مسلمان کیونکہ بہت زیادہ متمدن اور اعلیٰ تعلیمیافتہ ہیں۔ اور ان کی سرحدیں پاکستان مسلم وفاق سے بہت زیادہ قریب ہوں گی۔ اس لئے وہ اپنے مفادات کی حفاظت کے سلسلہ میں دوسری صورت کی بہ نسبت اس صورت میں زیادہ مضبوط اور موثر ہوں گے ــ۔ علی گڑھ جو مسلمانوں کا ایک تعلیمی مرکز ہے اسی صوبے میں شامل کیا جانا چاہیئے۔ اس لئے کہ ہم اس کو صوبجات متحدہ کے ما باقی حصہ میں جس میں ہندوؤں کی بے پناہ غالب اکثریت ہوگی۔ غیر محفوظ صورت میں چھوڑ دینا گوارا نہیں کر سکتے

مالابار کا صوبہ مدراس پریسیڈینسی کے جنوبی حصہ پر مشتمل ہوگا بالخصوص اس حصہ پر جو ساحل مالابار سے ملحق ہے واقع ہے۔ یہ حصہ

A project of https://murasla.pk

مسلمانوں سے کافی آباد ہے۔ وہاں کوئی دس لاکھ چالیس ہزار کے لگ بھگ مسلمان ہیں جو کل آبادی کا ۲۷ فیصد حصہ بن جاتے ہیں۔ اس صوبے میں ان کے کثیر تجارتی مفادات ہیں اور ایک نمایاں ثقافتی حیثیت کے مالک ہیں۔ علاوہ ازیں وہ ایک قومی اور دیرینہ نسل کے لوگ ہیں اور ایک اتنی اہم اقلیت ہونے کے سبب وہ اپنے مفادات کی نگہداشت اب سے کہیں زیادہ بہتر طریقے پر اس وقت کر سکتے ہیں۔

ہندوستان میں مسلمان زیادہ تر شہروں میں ایک معتدبہ تعداد میں رہتے ہیں ہم انھیں محض ہندو حکومت کے رحم وکرم پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لہٰذا یہ ضروری ہے کہ ان کے مفادات کی نگہداشت کی جائے۔ انھیں اگر ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے تو وہ ان شہروں میں اپنے آپ نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان کے لئے بحالت موجودہ جو کچھ کیا جا سکتا ہے۔ وہ محض یہ ہے کہ صوبائی اور مرکزی حکومت کی بیجا مداخلت کو سرے سے روک دیا جائے یہ مقصد اس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے شہروں کو جن کی آبادی ۵۰ ہزار یا اس سے زائد ہے آزاد شہروں یا بروز کی حیثیت عطا کردی جائے۔ ان کی اپنی پولیس اور اپنی عدالتِ ماتحت ہوگی اور بڑی حد تک مقامی امور کے سلسلے میں قانون سازی اور اس پر عملدرآمد کے اختیارات انھیں حاصل ہوسکیں گے۔ اس طریقے سے کوئی دس لاکھ ۲۵ ہزار مسلمانان ہند کے مفادات کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

ہندوستان کے دیہی علاقوں میں آباد مسلمانوں کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہیئے کہ وہ بالکل قابل نظرانداز اقلیتوں کی حیثیت سے منتشر ادھر ادھر بود و باش نہ رکھیں۔ جس طرح کہ وہ آج کل دیہاتوں میں رہتے ہیں انھیں اس بات کی ترغیب دلانی ضروری ہے کہ وہ بجائے منتشر حالت میں رہنے کے چند دیہاتوں میں اگر اپنی اکثریت بنالیں صرف اسی ایک طریقے سے ان کے معاشی اور ثقافتی مفادات کی حفاظت ہوسکتی ہے۔ ہندوستان کے دیہی علاقوں میں سماجی، تعلیمی اور معاشی بہبود و ترقی کے کئی کارآمد اور مفید تعمیری پروگرام فوری طور پر شروع کیا جانا ضروری ہے تاکہ اس مقصد کی تکمیل ہوسکے اور ساتھ ہی ساتھ ان علاقوں میں آباد مسلمانوں کے حالات فوری طور پر درست کئے جاسکیں۔

مذکورہ سابقہ تین ریاستوں کو پاکستان، بنگال اور عثمانستان کو مندرجہ ذیل بنیادوں پر ایک دفاعی اور جارحانہ اشتراک واتحاد کے معاہدہ میں شامل ہونا پڑے گا۔

۱- باہمی ایک دوسرے کو تسلیم کرنا اور مراعات دینا

۲- کہ پاکستان اور بنگال کو مسلمانوں کا وطن تسلیم کرنا اور ہندوستان کو ہندوؤں کا وطن جس میں وہ اگر ہجرت کرکے یا جب انکا دل چاہے ترک سکونت کرکے جانا چاہیں تو جاسکتے ہیں۔

۳- ہندوستان میں مسلمانوں کو اقلیت میں ایک قوم کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے اور ایک ایسی بڑی قوم کے حصے کی حیثیت سے جو پاکستان اور بنگال میں آباد ہے۔

۴- ہندوستان میں مسلم اقلیت اور پاکستان میں غیر مسلم اقلیت (۱) بلحاظ آبادی نمائندگی کا حق رکھے گی۔ (۲) اور ہر مرحلے پر جداگانہ حق رائے دہی اور نمائندگی۔ ساتھ ہی ساتھ موثر مذہبی، ثقافتی اور سیاسی تحفظات جن کا یقین تینوں ریاستیں دلائیں گی۔

نوٹ: بلحاظ آبادی جداگانہ نمائندگی تینوں ریاستوں میں تمام قابل لحاظ اقلیتوں کو دی جانی چاہیئے۔ مثلاً سکھوں کو غیر ذات کے ہندوؤں کو وغیرہ وغیرہ۔

۵- ایک تسلیم شدہ مسلم سیاسی تنظیم ہندوستان کے مسلمانوں

A project of https://murasla.pk

کی واحد سرکاری نمائندہ جماعت ہوگی۔

تینوں آزاد خودمختار ریاستوں، پاکستان، ہندوستان اور بنگال میں سے ہر ایک ریاست حکومت برطانیہ عظمٰی سے اور تاج کے نمائندوں سے (اگر کوئی ہو تو) علیحدہ علیحدہ معاہدہ انحاد کرے گی ان کی ایک مشترکہ ثالثی عدالت ہوگی تاکہ ان کے تنازعات کا فیصلہ ہو سکے جو ان کے مابین یا ان کے اور تاج کے درمیان پیدا ہوں۔

حیدر آباد ایک ایسی حیثیت کا مالک ہے جو ہندوستانی ریاستوں میں کسی اور ریاست کی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ اب برطانوی حکومت اس کو ایک دوست اور حلیف ریاست تسلیم کرتی ہے۔ اور اس کے حکمراں کو ہز اکزالیٹڈ ہائی نس کے لقب سے خطاب کیا جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ معاہدات کی رو سے ایک خودمختار اور مقتدر ریاست ہے۔ انتظامی وجوہات کی بنا پر انگریزوں نے برار اور کرناٹک کا علاقہ اس سے لیا تھا۔ اب جبکہ انگریز ہندوستان کا اقتدار اس کے جائز حقدار ... دل ... کے سپرد کر رہے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ وہ حیدر آباد کو اس کے علاقے واپس کر دیں اور حیدر آباد کو علی الاعلان ایک مقتدر ریاست کی حیثیت سے تسلیم کر لیں یا کم از کم اتنی مقتدر حیثیت میں جتنی کہ نیپال ہے۔ کرناٹک کی واپسی حیدر آباد کو ایک ساحل سمندر واپس دلا دے گی اور حیدر آباد قدرتی طور پر مسلم ہند کا بانڈ بن جائے گا۔ (۱۸۶)۔

یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ اس کتابچہ پر ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء کی تاریخ پڑی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور دلچسپ اتفاق اس کتابچہ سے متعلق ہے جس کا یہاں تذکرہ ضروری ہے — محمد افضال حسین قادری جو اس کتابچہ کے دو مصنفین میں سے ایک ہیں۔ چودہری رحمت علی کی پاکستان نیشنل مومنٹ کے ایک رکن تھے اس کتابچے کی اشاعت کو تحریک نے ایک اہم کام میں جو ۱۹۳۹ء میں ڈاکٹر قادری کے تفویض کیا گیا تھا۔ بے قاعدگی اور بے ضابطگی کے مترادف قرار دیا گیا۔ چنانچہ ڈاکٹر قادری نے چودھری رحمت علی بانی تحریک کی خدمت میں خط کے ذریعہ وضاحت پیش کی۔

"ماخوذ از پاکستان منزل بہ منزل"

"مارچ ۱۹۳۹ء میں محمود بھائی اور افضال بھائی نے یہ اسکیم (علی گڑھ اسکیم) میرٹھ میں مسٹر جناح کو سمجھائی اور انھوں نے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کے اجلاس بابت اپریل ۱۹۳۹ء میں اس کی تشریح کے لیے محمود بھائی، افضال بھائی اور مجھ کو بلایا۔ چنانچہ ہم نے بمبئی پہنچ کر یہ خدمت بھی انجام دی جسے قائداعظم نے بہت پسند کیا۔ چنانچہ ایک سال تک پوری تیاری اور جد و جہد کے بعد، نہایت حسن و خوبی سے مارچ ۱۹۴۰ء میں پاکستان ریزولیشن "قرارداد مقاصد پیش کی جو متفقہ طور پر لاہور سیکشن میں منظور ہو کر محور فکر وسیع بنا اور ۱۹۴۷ء میں صورت گہر پیدا ہوا۔"

امیرالدین قدوائی

A project of https://murasla.pk

ڈاکٹر امیر الدین قدوائی

Figure 14. The Academy's Gold Medalists with the Governor of Sindh, Begum Ra'ana Liaquat Ali Khan (fourth from left) in 1974. The Gold Medalists are (from left) Dr. M.A. Ghani, Dr. Riazuddin, Dr. Nasima Tirmazi, Dr. Fatima Bilqees Mujib, Dr. M. Afzal Hussain Qadri, and Dr. M.M. Qurashi.

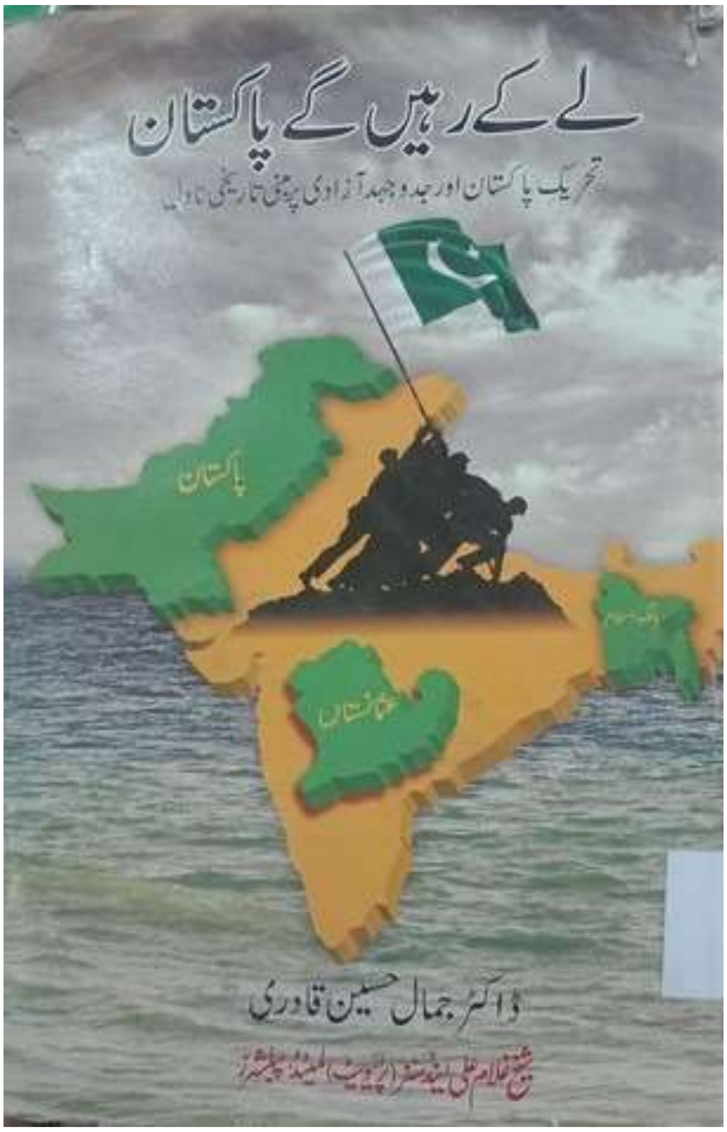

عایشہ جلال اپنی کتاب ”Self and Sovereignty“ میں لکھتی ہیں،

'The Problem of Indian Muslims and its Solution' associated with two professors from Aligarh University. It carried Dr. Afzal Husain Qadri's signature and Dr .Syed Zafrul Hasan's input.

In his covering letter, Qadri described it as the outcome of 'the hardest and most serious thinking' on whether Muslims could 'live as a free and honorable nation in India'. After this calculated jab at the unitary calculus informing Congress's nationalist demands, the professors illustrated what leaps in logic were required to configure the 'ideal of a *free Muslim Nation*' with that of a *'free National Home'.* Scattered throughout the subcontinent, the Muslim 'nation' could not be confined to a single territorial homeland. But even half a dozen national homelands could not surmount the problem of cohering Indian Muslim identity with territorial sovereignty.

This left open the possibility of a layered union with multiple levels of sovereignty sharing between regions as well as communities living within them. For the moment, however, it was the willingness to chop and change the hallowed administrative

boundaries of colonial India which merits attention. The justification for this apparent act of sacrilege was the ‘perpetual domination of a Hindu majority at the center’ and the cry of a single nation which augured ill for those with a sense of distinctiveness. Establishing an all-India federation on these principles would ‘within the space of a generation, bring about a total annihilation of the specific Islamic outlook, culture, and language’. Muslims had to ‘win freedom and equality’ and not ‘acquiesce in their subjugation’, whether engineered by the Hindus, the British or even ‘Hinduised anti-British Muslims’. This tried mopping the floor clean for a sticky scheme outlining how Muslims in the minority provinces could secure their ‘separate religious, cultural and political identity’ with the ‘full and effective support… [Of] the Muslim majority provinces’. For this to happen, it was necessary to ‘repartition’ India into ‘three wholly independent and sovereign states’ with adequate arrangements safeguarding the interests of ‘our nationals living in Hindu India’. ‘Pakistan’ was to consist of the Muslim-majority provinces in the northwest and the princely states of Jammu and Kashmir, Bahawalpur, Kalat, Khairpur, Patiala, Jhind, Nabha, Kapurthala, Malir Kotala as well as the hill stations of Faridkot and Simla. There was to be a self-governing Muslim state in a Bengal shorn of Howrah, Midnapur and Darjeeling but including Bihar’s Purnea district and the subdivision of Sylhet in Assam. Muslims elsewhere in India were to be bundled in a number of new-fangled administrative units. They were to be considered ‘a nation in minority’ that was part of ‘a larger nation inhabiting Pakistan and Bengal’. On the more expansive scale was the call to amalgamate Hyderabad Deccan with Berar and Karnatak to form an autonomous state. The cheekier suggestion was the creation of two new provinces in Hindustan, the name given to those parts of the subcontinent not claimed by the protagonists of India’s freshly minted Muslim nation. Delhi’s provincial status was to be bolstered territorially by adding the districts of Meerut, Rohilkhand and Aligarh where Muslims lived in appreciable numbers. Malabar was to be grouped with the southern part of Madras presidency, an area where Muslims had substantial trading interests. Turning to Muslims in other parts of Hindustan, the Aligarh professors proposed conferring the status of a borough or ‘free city’ upon all towns with populations of over fifty thousand. Extricating these urban pockets from the clutches of Hindu-dominated provincial and central governments was not enough. Muslims living here were to have their own police and magistracy and preferably legislative powers. Those in the rural areas of Hindustan were to be encouraged to move to villages where Muslims already had a preponderance. If extravagant territorial demands on behalf of the Muslim nation smacked of exclusion, there was some sense of the relational nature of workable power arrangements in subcontinental conditions. In the Aligarh view, the independent states would forge alliances on matters of common interests. There had to be reciprocal safeguards for both sets of minorities, Muslim and non-Muslim. Just as the Muslims in Hindustan were to be seen as belonging to a larger nation in north-western and north-eastern India, religious minorities in ‘Pakistan’ and Bengal could derive security from sharing a common nationality with co-religionists dominating the non-Muslim state. Given the difficulties in equating ‘nationhood’ with ‘statehood’, Muslims and non-Muslims had to remain linked to a larger Indian whole, albeit radically rearticulated in form and substance by virtually independent self-governing parts.

Self and Sovereignty by Aisha Jalal

16 ‘A Punjabi’, *Confederacy of India,* Lahore, 1939.
17 Mohammed Afzal Husain Qadri to Jinnah, 2 February 1939, in Quaid-i-Azam Papers file no. 135.

18 Qadri, ‘The Problem of Indian Muslims and its Solution’, ibid., p. 2.
19 Ibid., p. 3.
20 Ibid., p. 8.
21 In the new province of Delhi, Muslims would still form only 28 per cent of the population. But this ‘highly cultured and educated’ Muslim minority would use its proximity to ‘Pakistan’ to safeguard its interests. (Ibid., p. 6.)
22 Ibid., p. 7.

اس مضمون کے ساتھ ہمارا قرار دادِ لاہور منزل بہ منزل کا سلسلۂ مضامین اختتام پذیر ہوتا ہے۔ اگرچہ اس موضوع سے جڑے ہوئے کئی واقعات ہیں جن پر لکھا جاسکتا تھا اور یہ سلسلہ مزید طویل ہوسکتا تھا۔ تاہم کئی اور ضروری مضامین کو پیش کرنا چاہ رہا ہوں اس لئے زندگی رہی تو باقی پھر کسی وقت۔

References:

1. Jadeed Science: Afzal Hussain Qadri Number (جدید سائنس-افضال حسین قادری نمبر)
2. لے کے رہیں گے پاکستان۔ڈاکٹر جمال حسین قادری
3. Bombay Chronicles 30th Sept, 1939
4. "STUDY OF THE POLITICS OF PARTITION 1937-1947” A thesis by (Miss) Syeda Sabiha Nazli Naqvi (DEPARTMENT OF POLITICAL SCIENCE ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY ALIGARH [INDIA] 1989.
5. Self and Sovereignty by Aisha Jalal
6. آوازِ دوست: مختار مسعود